جھوٹ

صدق گفتاری وراست بازی کے بالکل ضد جھوٹ ہے۔ یہ انتہائی بدترین وصف ہے جس کسی آدمی میں بھی یہ بدترین وصف موجود ہے اس کا دنیا میں اعتبار نہیں۔ یہ خدا اور انسان دونوں کے نزدیک بدترین آدمی ہے۔

الاستاذ محمد مصطفےٰ السباعی نے اپنے رسالہ "المسلمون" (دمشق) میں دروغ گوئی اور راست بازی کے ضمن میں کیا خوب لکھا ہے' جھوٹا آدمی اخوت و دوستی میں کبھی سچا ثابت نہیں ہو سکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ زبان سے جھوٹ کا جو گندا نالہ بہتا رہتا ہے اس کا اصل سرچشمہ دل میں ہوتا ہے اس بناء پر عربی زبان میں دوست کو صدیق کہا جاتا ہے۔ یہ لفظ صدق سے ماخوذ ہے یعنی پائیدار دوستی کی بنیاد سچائی وراست بازی پر ہی رکھی جاسکتی ہے۔

جھوٹا آدمی نہ کسی کا دوست ہو سکتا ہے نہ ہی معاملات میں اس کی دیانت پر اعتماد کیا جاسکتا ہے' نہ وہ قوم کا سچا رہنما بن سکتا ہے' نہ حکمرانی کے منصب کے لئے موزوں ہو سکتا ہے' بلکہ واقعہ یہ ہے کہ دفتر کا معمولی ملازم اور کارخانہ کا ایک مزدور بھی راست بازی کے بغیر نہ صحیح معنوں میں ملازمت کے فرائض انجام دے سکتا ہے اور نہ مزدوروں کے تقاضے پورے کر سکتا ہے۔ اسی بناء پر علماء نفسیات' ماہرینِ اخلاق اور علماء اجتماع نے جس قدر راست بازی کی ترغیب اور دروغ گوئی کی مذمت پر زور دیا ہے اتنا کسی اور اخلاقی امر پر نہیں دیا ہے۔ سب کا اتفاق ہے کہ دروغ گوئی جیسی رذیل حرکت انفرادی واجتماعی زندگی دونوں کے لئے تباہ کن ہے۔

اس وقت چاروں طرف جھوٹ ہی جھوٹ چھایا ہوا ہے۔ سیاسی لیڈر دروغ گوئی سے کام لے کر عوام کو حکم دیتے ہیں' حکمراں افراد بھی آلائش میں مبتلا ہو کر ملت کے لئے وبالِ جان بنے ہوئے ہیں' پارٹیوں کے لیڈر اپنے ماننے والوں کو اسی سحر کاری سے بیوقوف بناتے ہیں۔ قوم کے نمائندے اسی کے سہارے ووٹروں کو سبز باغ دکھا کر پارلیمنٹ میں پہنچتے ہیں' تاجروں کے تجارت کی گرم بازاری اس کے دم سے ہے' عام واعظین اس کے ذریعہ عوام کو اپنا مرید اور گرویدہ بنالیتے ہیں۔ اگر ملک کے یہ سب عناصر راست بازی کو اپنا شعار بنالیں تو ہماری زندگی کا یہ ڈھانچہ درست ہو سکتا ہے' باہمی اعتماد کی فضاء قائم ہو سکتی ہے اور ہم ان تنازعات اور جھگڑوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔